

سوال

یہ نے حجراتود کے موضوع پر ایک مقالہ پڑھا ، میں کچھ احادیث اور روایات کی صحت کے بارہ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا ان پر عمل ہوسکتا ہے یا کہ یہ روایات موضوع ہیں ، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ذیل میں میں وہ مقالہ ذکر کرتا ہوں ؟ : " آپ تصدیق کریں یا نہ کریں "

جی ہاں ، روئے زمین پر صرف ایک ایسا پتھر ہے جو پانی کے اوپر آجاتا ہے اور نیچے تہ میں نہیں رہتا ، وہ پتھر حجر اسود ہے جو مکہ مکرمہ میں کعبہ شریف کے جنوب مشرقی کنارے میں موجود ہے ۔

جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

کہا جاتا ہے کہ جب المطیع للہ نے ابوطاہر قرمطی سے حجراتود خریدتا تو عبداللہ بن عکیم المحدث آئے اور کہنے لگے :

ہمارے اس پتھر میں ہماری دونشائیاں ہیں : یہ پانی کے اوپر رہتا ہے اور تہ میں نہیں بیٹھتا ، اور آگ سے گرم نہیں ہوتا ، تو ایک پتھر کو خوشبو سے لت پت اور ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر لایا گیا تاکہ یہ مغالطہ ڈالا جاسکے یہ ہی وہ پتھر ہے ، لہذا جب اسے پانی میں ڈالا گیا تو وہ ڈوب گیا ، اور جب اسے آگ میں رکھا گیا تو وہ پھٹنے کے قریب ہو گیا ۔ پھر ایک اور پتھر لایا گیا تو اس کے ساتھ بھی وہی کچھ کیا گیتا تھا جو پہلے پتھر سے کیا گیا تھا اور اس کے ساتھ بھی وہی کچھ ہوا جو پہلے پتھر کے ساتھ ہوا تھا ، پھر حجراتود لایا گیا اور اسے پانی میں ڈالا گیا تو وہ اوپر تیرنے لگا ، اور آگ میں رکھا گیا تو گرم نہ ہوا ۔

تو عبداللہ کہنے لگے ہمارا پتھر یہ ہے ، تو اس وقت ابوطاہر قرمطی نے بہت تعجب کیا اور وہ کہنے لگا تمہیں یہ دلائل کہاں سے ملے ؟ تو عبداللہ کہنے لگے :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہے کہ زمین میں حجراتود اللہ تعالیٰ کا دایاں ہے ، روز قیامت آئے گا تو اس کی ایک زبان ہوگی جس نے بھی اسے حق یا باطل کے ساتھ چوما اس کی گواہی دے گا ، پانی نہیں ڈوبتا اور نہ ہی آگ سے گرم ہوتا ہے ۔۔۔

اور حجراتود وہ ہے جو کعبہ کے جنوب مشرقی کنارے میں ہے اور یہیں سے طواف کی ابتداء ہوتی ہے ، یہ اصل میں جنت کے یاقوتوں میں سے ہے ، اس کا رنگ مقام (ابراہیم) کی طرح سفید شفاف تھا ، اور یہ آنسو بہانے اور دعا کے قبول ہونے کی جگہ ہے ، اسے چھونا اور اس کا بوسہ لینا مسنون ہے ، اور زمین میں یہ اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے یعنی اللہ تعالیٰ ساتھ توبہ کا عہد کرتے ہوئے مصافحہ کا مقام ہے ، جس نے بھی اسے چھویا روز قیامت اس کی گواہی دے گا ، اور جو اس کے برابر ہوتا ہے وہ رحمن کے ہاتھ سے معاہدہ کر رہا ہے ، اور اسے چھونے سے گناہ معاف ہوتے ہیں ، یہ انبیاء ، صالحین ، اور حجاج اور عمرہ اور زیارت کرنے والوں کے لبوں کے ملنے کی جگہ ہے ، فسبحان

اللہ العظیم -

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول :

حجرات سود : وہ ہے جو کعبہ کے جنوب مشرقی کنارے میں باہر کی جانب منصوب ہے اور اس کے ارد گرد چاندی سے گھیرا ہوا ہے ، اور طواف کے ابتدا کرنے کی جگہ ہے اور یہ پتھر زمین سے ڈیڑھ میٹر بلند ہے -

اور سوال میں جو مقالہ ذکر کیا گیا ہے اس میں کچھ توحق ہے اور اس کے صحیح دلائل ملتے ہیں ، اور کچھ ایسی روایات بھی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ملتی -

ہم نے سوال نمبر (1902) کے جواب میں حجرات سود کے بارہ میں سنت صحیحہ میں وارد شدہ اکثر دلائل ذکر کیے ہیں جن میں یہ بھی شامل ہے کہ :

اللہ تعالیٰ نے حجرات سود جنت سے اتارا تو یہ دودھ سے بھی سفید تھا اور اولاد آدم کی خطاؤں اور گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے ، اور روز قیامت حجرات سود آئے گا تو اس کی دو آنکھیں ہونگی ان سے دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے بولے گا اور جس نے بھی اسے حق کے ساتھ استلام کیا اس کی گواہی دے گا ، اور اسے چھونا یا اس کا بوسہ لینا یا اس کی طرف اشارہ کرنے سے طواف کی ابتداء ہوتی ہے چاہے وہ طواف حج کا ہو یا عمرہ کا یا نفلی -

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حجرات سود کا بوسہ لیا تھا اور ان کی اتباع میں امت محمدیہ بھی اس کا بوسہ لیتی ہے ، اگر بوسہ نہ لیا جاسکے تو اسے ہاتھ یا کسی چیز سے چھو کر اسے چوما جائے ، اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو اپنے ہاتھ سے اشارہ کرے اور اللہ اکبر کہے ، اور حجرات سود کو چھونے سے غلطیاں ختم ہوتی ہیں

دوم :

اور قرامطیوں کا حجرات سود چوری کرنا اور اسے ایک لمبی مدت تک اپنے پاس رکھنا صحیح ہے اور تاریخی طور پر اس کا ثبوت ملتا ہے -

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ 278 ہجری کے واقعات میں لکھتے ہیں :

اوراس برس میں قرامطی حرکت میں آئے ، اوریہ فرقہ ملاحدہ اورزندیقوں میں سے ہے اورفرس میں سے فلسفیوں کا پیروکار ہے جوزردشت اورمزدک کی نبوت کا اعتقاد رکھتے ہیں ، اوریہ دونوں حرام اشیاء کومباح قرار دیتے تھے ۔

پھر وہ ہرباطل کی طرف بلانے والے کے پیروکار ہیں ، اوران میں اکثر رافضیوں کی جانب سے اس طرف آتے ہیں اوروہی باطل میں داخل ہوتے ہیں کیونکہ لوگوں میں یہی لوگ سب سے کم عقل ہیں اورانہیں اسماعیلی بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اسماعیل الاعرج بن جعفرالصادق کی طرف منسوب ہوتے ہیں ۔

اورانہیں قرامطہ کہا جاتا ہے : کہا جاتا ہے کہ قرمط بن اشعث البقار کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے قرامطہ کہا جاتا ہے ، اوریہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کا قائد اپنے پیروکاروں کوسب سے پہلے جس چیزکا حکم دیتا تھا وہ یہ تھا کہ وہ ایک دن اوررات میں پچاس نمازیں ادا کرے اوراس میں اس کا مقصد یہ تھا انہیں مشغول رکھے اورخود چالیں چلتا رہے ۔۔۔

مقصد یہ ہے کہ یہ فرقہ اورگروہ اس سال حرکت میں آیا ، اورپھر ان کا معاملہ بڑھتا ہی چلا گیا اورحالات بھی ان کے موافق ہوگئے ۔ جیسا کہ ہم بیان بھی کریں گے ۔ حتی کہ حالات ان کے موافق ہوگئے اوریہ مسجدحرام میں داخل ہوئے اورحجاج کرام کومسجد کے اندر کعبہ کے ارد گرد قتل کیا اورحجر اسود کوتوڑا اوراکھاڑ کے 317 ہجری میں اپنے ساتھ اپنے ملک لے گئے ، اوریہ پتھر 339 ہجری تک ان کے پاس ہی رہا اوربیت اللہ میں اپنی جگہ سے بائیس برس تک غائب رہا ، انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

دیکھیں : البدایة والنهاية (11 / 72 - 73) ۔

سوم :

اورجویہ ذکر کیا گیا ہے کہ حجراسود آنسو بہانے کی جگہ ہے ، اس کے بارہ میں ایک حدیث ابن ماجہ میں مروی ہے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے ، ہم اسے ذیل میں ذکر کرتے ہیں :

ابن عمررضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجراسود کی جانب رخ کیا اوراپنے ہونٹ مبارک حجراسود پررکھے اوربہت دیرتک روتے رہے ، پھر وہ پیچھے متوجہ ہوئے تودیکھا کہ عمربن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو رہے ہیں تونبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

(اے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یہاں پرآنسو بہائے جاتے ہیں) دیکھیں ابن ماجہ حدیث نمبر (2945) ۔

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارواء الغلیل میں اسے بہت ہی زیادہ ضعیف قرار دیا ہے ۔ اھ دیکھیں : ارواء الغلیل حدیث نمبر (1111) ۔

اوردوسری حدیث : زمین میں حجر اسود اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے " کے بارہ میں جواب یہ ہے کہ یہ حدیث باطل ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ۔

ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ نے العلل المتناہیۃ میں کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ۔

دیکھیں : العلل المتناہیۃ لابن الجوزی (2 / 575) اور تلخیص العلل للذہبی صفحہ نمبر (191) ۔

اور ابن العربی کہتے ہیں :

یہ حدیث باطل ہے اس کی طرف التفات بھی نہیں کیا جاسکتا ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی سند کے ساتھ روایت کی گئی ہے جو ثابت ہی نہیں ہوتی ، تو اس بنا پر اس کے معنی میں غور و خوض کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہتی ۔

دیکھیں : مجموع الفتاویٰ الکبریٰ (6 / 397) ۔

اور آپ نے حجر اسود کے بارہ میں جو یہ وصف ذکر کیا ہے کہ یہ آنسو بہانے کی جگہ ہے ، اس کے بارہ میں ابن ماجہ میں ایک حدیث وارد ہے لیکن وہ صحیح نہیں بلکہ ضعیف ہے جیسا کہ اوپر بیان بھی ہو چکا ہے ۔

چہارم :

اور مقالہ میں جو یہ ذکر کیا گیا ہے کہ حجر اسود پانی پرتیرتا ہے اور آگ سے گرم نہیں ہوتا ، اور دعا قبول ہوتی ہے ، یہ بھی ایسی اشیاء میں شامل ہے جس کا سنت نبویہ میں ثبوت نہیں ملتا اور اس کی کوئی اصل نہیں ۔

واللہ اعلم .